پروفیسر سید محمد شمس الدین
چیچہ وطنی

کیا احادیث نبوی میں جھوٹ کی آمیزش ممکن ہے؟

حضرات محدثین (صحابہ، تابعین، آئمہ سلف) نے کتابت حدیث اور روایت حدیث کو جھوٹ کی آمیزش سے حفاظت کیلئے دو طریقے اختیار کئے ان مین ایک حفظ اور دوسرا کتابت کا طریقہ مروج رہا ہے۔ کتابت حدیث سے یہ حقیقت وانشگاف ہو کر سامنے آتی ہے کہ تحفظ حدیث کے لئے کتابت کو اسلام کی پہلی دو صدیوں میں بہت وسیع پیمانے پر حیرت ناک تسلسل کے ساتھ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اور احادیث کا ایک وسیع ذخیرہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلمبند کرادیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ حفظ حدیث اور تعامل کی نسبت کتابت کا استعمال کم ہوا۔ اس کے اسباب یہ تھے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانے میں قرآن کے علاوہ کچھ اور لکھنے سے منع فرمادیا تھا(۱)

۲۔ بہت سے صحابہ و تابعین کو ڈر تھا کہ احادیث کے قلم بند ہو جانے کے بعد لوگ انہیں حفظ کرنے اور زبانی یاد کرنے سے جی چرائیں گے اور کتابت پر بھروسہ کرینگے۔(۲)

۳۔ ان حضرات کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ حدیثوں کے تحریری مجموعے ہاتھ میں لیکر جاہل بھی علم کا دعویٰ کر بیٹھیں گے اور عوام کی گمراہی کا باعث بنیں گے۔(۳)

۴۔ اللہ تعالیٰ نے عربوں کو غیر معمولی حافظے اور زبانی یادداشت کا جو ملکہ عطا کیا تھا وہ اسے کتابت کے مقابلے میں زیادہ استعمال کرتے تھے اور قلم بند کی ہوئی چیز کو عیب کی طرح چھپاتے تھے۔(۴)

عہد رسالت ﷺ میں کتابت حدیث

وہ حدیث جس میں کتابت حدیث کے متعلق ترک کتابت کا حکم ارشاد ہوا تھا۔ اس کے متعلق ابن قتیبہ کا کہنا ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ علم رسم الخط سے پوری طرح واقف نہ تھے اور انکی تحریزوں سے غلطی اور شبہ کا احتمال غالب تھا اور استفادہ شاذ تھا اس لئے آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی اور حضرت عبداللہ بن عمرو کو کتابت کی اجازت مرحمت فرمارکھی تھی جو کہ عبرانی و سریانی رسم الخط میں پوری طرح عبور رکھتے تھے۔(۵)

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث کی نہ صرف اجازت دی بلکہ آپ ﷺ صحابہ کو اس کی تلقین فرماتے (۶) جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابیؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ، میں آپ سے حدیث سنتا ہوں وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے، لیکن بھول جاتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استعن بیمینک واوما بیدہ لخط" (۷) حضرت رافع بن خدیجؓ

کو آپ ﷺ نے فرمایا: اکتبوا ولا حرج (۸) اور حضرت انسؓ کو فرمایا: قیدو العلم بالکتاب (۹) اور حضرت ابن عمرو بن العاصؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیدوا العلم، قلت وماتقییدھا؟ قال کتابتہ (۱۰)

ان واضح احکامات و ترغیبات کا فطری نتیجہ تھا کہ صحابہؓ کرام میں ایک جماعت ایسی تھی جو ارشادات انور کو فوری لکھ لیا کرتی تھی۔ چنانچہ متعدد صحابہ کے پاس احادیث کے چند چھوٹے بڑے مجموعے خود عہد رسالت مآب ﷺ میں تیار ہو گئے تھے مختصراً ان کا تذکرہ حسب ذیل ہے۔

الصحیفۃ الصادقۃ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کتابت حدیث میں بڑے شائق تھے انکے متعلق حضرت ابوہریرہؓ کی یہ شہادت بڑی وزنی ہے وہ فرماتے ہیں: مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ما کان من عبداللہ بن عمروفانہ کان یکتب ولا اکتب" (۱۱)

حضرت ابوہریرہ کی مرویات کی تعداد کل ۵۳۶۴ ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی مرویات ان سے کہیں زیادہ ہونگی۔ اس صحیفہ میں احادیث کی کل تعداد ۷۰۰ ہے۔ اور تہذیب التہذیب میں یہ اصول بیان ہوا کہ "عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ" سے جو روایت مروی ہوگی وہ اسی صحیفہ سے ہوگی۔ (۱۲)

۲۔ صحیفہ علیؓ

یہ صحیفہ کافی طویل تھا اس میں دیت، خوں بہا، فدیہ، قصاص، ذمیوں کے حقوق اور ولاء ومعاہدات کے احکام نیز زکوٰۃ و دیت کے متعلق اونٹوں کی عمریں اور مدینہ کے حرم ہونے کی تفصیلات بھی درج تھیں۔

۳۔ کتاب الصدقہ

۴۔ صحیفہ عمرو بن حزم

۵۔ نو مسلم وفود کے لئے صحائف

۶۔ تبلیغی خطوط

۷۔ جنگی ہدایات

۸۔ عدالتی فیصلے

۹۔ تحریری معاہدے

۱۰۔ جاگیروں کے ملکیت نامے

۱۱۔ امان نامے

۱۲۔ بیع نامے

۱۳۔ وقف نامے

۱۴۔ تالیفات حضرت انسؓ

یہ محولہ بالا مندرجات صحابہ کرام کے ذوق کتابت حدیث کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو ثابت کرنے میں ممد و معاون بنتے ہیں کہ حضور ﷺ لطق نبوت سے نکلی ہوئی ہر بات کو امت کیلئے کتنا ضروری اور اہم سمجھ کر اسے تقیید کتابت میں لانے کی تلقین فرماتے ہیں۔

عہد صحابہ میں کتابت حدیث

صحابہ کرام میں خلفائے راشدین کا حفاظت و کتابت حدیث کے بارے میں رویہ کیا رہا؟
سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں اگرچہ محقق نہیں ہے کہ آپ عہد رسالت ﷺ میں احادیث لکھا کرتے تھے البتہ آپؓ کا طرز عمل شغف حدیث کو عیاں کرتا ہے اس کی ایک مثال کتاب الصدقہ ہے نیز بخاری میں وہ خط مذکور ہے جو انہیں بحیثیت حاکم بحرین دیا گیا (۱۳)
حضور ﷺ کی رحلت کا سب سے زیادہ صدمہ آپؓ کو تھا آپؓ نے ذکر حبیب ﷺ کو یادگار بنانے کیلئے حدیث کا وہ ذخیرہ جو انکے حافظے میں تھا اسے قلمبند کیا ام المومنین سیدہ عائشہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:
" جمع ابی الحدیث عن رسول اللہ و کانت خمسماۃ حدیث " (۱۴) اور عام احتمال یہی ہے کہ آپ نے اس مجموعہ کو سیدہ عائشہ کے ہاں برائے اشاعت رکھوا دیا بقول مولانا مناظر احسن گیلانی، " چند لمحوں کے لئے ایک مسلمان یہ خوشی محسوس کرتا
ہے کہ ابتدائے اسلام میں حکومت کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے بعد خود انہی کے خلیفہ نے حدیثوں کا مجموعہ تیار کیا" (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی مرویات کا ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں " یکصد و پنجاہ حدیث از مرویات اور دردست محدثین باقی ماندہ است" (۱۶) حال ہی میں مسند ابی بکر صدیقؓ چھپی ہے جس میں آپ کی ۱۴۲ مرویات ہیں۔ صدیق اکبرؓ نے ۵۰۰ احادیث کا جو مجموعہ تیار کیا تھا اسے نذر آتش کر دیا تھا کیونکہ آپ احادیث کے نقل میں محتاط روش کے قائل تھے۔ چنانچہ سیدہ عائشہؓ نے مجموعہ احادیث کو نذر آتش کرنے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" خشیت ان اموت وھی عندی فیکون فیھا احادیث عن رجل قدائتمنتہ ووثقتہ ولم یکن کما حدثنی فا کون نقلت ذاک فھذا لایصح" (۱۷)

حضرت عمرؓ تدوین حدیث کا عزم رکھنے کے باوجود اس کی تکمیل سے باز رہے۔ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آپ نے احادیث کو قلمبند کرنے کا ارادہ کیا مگر مشاورت کے باوجود اطمینان نہ ہوا تو فرمایا۔
" جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں احادیث لکھنے کا ارادہ باندھ رہا تھا اس دوران مجھے یاد آیا کہ مسلمانوں سے پہلے اہل کتاب نے کتاب اللہ کے ساتھ اور کتب لکھیں پھر کتاب اللہ کو چھوڑ کر انہیں کے ہو رہے بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط ملط نہیں کرونگا" (۱۸) احادیث کی تدوین سے آپ کا باز رہنا اور صحابہ کو کثرت روایت سے منع کرنا اعتماد کے فقدان کی بدولت نہ تھا بلکہ علامہ ابن عبدالبر کے بقول اس وجہ سے تھا

" ھذا یدل علی ان نعیہ عن الاکثار وامرہ بالاقلال من الروایۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، انما کان خوف الکذب علی رسول اللہ وخوفا ان یکونوامع الاکثار" (۱۹)

خلفائے راشدین نے صرف کتابت حدیث ہی کے بارے میں تشدد سے کام نہ لیا بلکہ انکی احتیاط روایت حدیث میں بھی سہل انگاری کی اجازت نہ دیتی تھی۔ اس ضمن میں یہ واقعہ قابل غور ہے کہ سیدنا صدیق اکبر نے میت کی دادی کی میراث کا ۱/۶ فتوی اس وقت دیا جب حضرت مغیرہؓ بن شعبہ اور محمد بن مسلمہؓ نے شہادت دی کہ آنحضور ﷺ نے دادی کو میراث کا ۱/۶ ہی دیا تھا۔ اسی طرح جب حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اذن طلب کرنے کے بارے میں حضرت فاروق اعظمؓ کو حدیث نبوی ﷺ سنائی تو آپ نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ اگر " اس کی شہادت نہ پیش کر سکے تو میں تمہیں سزا دونگا" (۲۰) حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا طرز عمل بھی کتابت میں اپنے پیش رووں سے کہیں ہٹ کر نہ تھا بلکہ وہ بھی حزم اور احتیاط کا دامن لئے ہوئے تھے۔ نیز دیگر صحابہ کرام بھی اس قسم کے تعامل کا ثبوت دے رہے تھے، مگر اس کے ساتھ صحابہ کرام میں احادیث کے حفظ، تعامل اور کتابت کی آنچ دھیمی نہیں پڑی تھی۔ جو تشدد بظاہر دکھائی دیتا ہے اور جس وجہ سے منکرین کو طعن کا موقعہ میسر آیا وہ صرف انکے احتیاط کی دلیل بنتا ہے۔ بقول خطیب بغدادی

"قرن اول کے لوگ کتابت کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ وہ تحریریں کتاب الہی سے گڈمڈ نہ ہوجائیں یا لوگ قرآن سے لاپرواہی نہ برتنے لگیں (۲۱) ۱۱۰۰۰ صحابہ کرام سے روایات حدیث مروی ہیں۔ مگر مکثرین روایت حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ابوہریرہ۔ احادیث کی تعداد ۵۳۷۴

۲۔ عبداللہ بن عمر ۲۶۳۰

۳۔ انس بن مالک ۲۲۸۶

۴۔ عائشہ صدیقہ ۲۲۱۰

۵۔ عبداللہ بن عباس ۱۶۶۰

۶۔ جابر بن عبداللہ ۱۵۴۰

۷۔ ابوسعید الخدری ۱۱۷۰

۸۔ عبداللہ بن مسعود ۸۴۸

۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص ۷۵۰ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

بقیہ از ص ۲۰

جھوٹے افسانے تارِ عنکبوت ثابت ہو رہے ہیں۔ آخر حقائق کو کب تک چھپایا جاسکتا ہے۔ حق کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ اور یہ تو ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ڈنکے کی چوٹ پر ابھر کر سامنے آتا رہا ہے۔

جب بھی کوئی دیانت دار مؤرخ آزادی کی مستند تاریخ رقم کرے گا تو آزادی پسند مجاہدین کے زریں کارنامے اور غداروں کی سیاہ کاریاں اس طرح واضح ہوجائیں گے کہ جس طرح روز روشن اور شبِ تاریک میں فرق ہوتا ہے۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے